حضرت اویس بن عامر قرنی

سرخیل تابعین حضرت اویس قرنی وطناً یمنی اور نسباً قبیلہ مراد سے تھے۔ بارگاہ رسالت سے غائبانہ "خیر التابعین" کا لقب ملا تھا۔ "اویس بن عامر"۔

حضرت اویس ان برگزیدہ وارفتگان محبت میں تھے جن کی تخلیق ہی عشق و محبت کے خمیر سے ہوئی تھی وہ نادیدہ جمال نبوی کے پروانوں میں تھے کہ۔

نہ تنہا عشق از دیدار خیزد   بسا کیں دولت از گفتار خیزد

انہوں نے اپنی ہستی کو راہ خدا میں ایسا گم کر دیا تھا۔ کہ بعض ظاہر بین نگاہوں میں ان کی شخصیت ہی مشکوک ہو گئی۔ جوان کا عین مدعا تھا۔ اگرچہ اویس عہد نبوت میں موجود تھے۔ لیکن لقائے ظاہری سے محروم رہے۔ مگر عالم باطن کے قوانین اس دنیائے آب و گل کے قوانین سے ماوراء ہیں۔ وہاں قرب و بعد منزل کا کوئی سوال نہیں۔ چشم حقیقت نگر لاکھ حجابوں پر بھی محروم تماشا نہیں رہتی۔ ربط باطن بعد مسافت پر بھی کھٹک محسوس کرتا ہے۔ خود اس دنیائے آب و گل میں ظاہری بعد اور دوری ایک بے حقیقت شے ہے۔ اصل شے قوت تاثیر اور جذب و کشش ہے۔ آفتاب کروڑوں منزلوں کی مسافت کے باوجود آفتاب نبوۃ کی کرنوں سے مستنیر اور بہار مدینہ کی نکہت باریوں سے مست و بے خود تھے اگرچہ وہ یمن میں تھے۔ لیکن ان کی محبت کی لہریں حجاز تک رواں دواں تھیں۔ یہ صرف شاعری نہیں۔

حضرت عمر کا واقعہ

چنانچہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر کو اس نادیدہ وارفتہ محبت کی ایک ایک علامت بتا دی تھی صحیح مسلم میں ہے کہ "خیر التابعین قبیلہ مراد کا ایک شخص ہے۔ اس کا نام اویس ہے۔ وہ تمہارے پاس یمن کی امداد میں آئے گا۔ اس کے جسم پر برص کے داغ ہیں۔ سب مٹ چکے ہیں صرف ایک درھم کے برابر باقی ہے اس کی ماں بھی ہے جس کی وہ خدمت کرتا ہے۔ جب وہ خدا کی قسم کھاتا ہے۔ تو اس کو پوری کرتا ہے۔ اگر تم اس کی دعائے مغفرت لے سکو تو لینا۔"

اس نشاندہی کے بعد سے حضرت عمر برابر اویس کی تلاش میں رہے۔ چنانچہ آپ کے عہد خلافت میں جب یمن سے فوجی مدد آئی تو آپ تلاش کرتے کرتے اویس کے پاس پہنچے۔ اور پوچھا تم اویس بن عامر ہو۔ انہوں نے کہا "ہاں" حضرت عمر نے سوال کیا۔ تمہاری کوئی ماں ہے۔ انہوں نے جواب دیا ہاں۔ ان ابتدائی علامات کو معلوم کرنے کے بعد حضرت عمر نے ان سے فرمایا" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تمہارے پاس اہل یمن کی مدد کے ساتھ قبیلہ مراد اور قرن کا ایک شخص اویس بن عامر آئے گا۔ جس کے جسم پر برص ہو گا۔ لیکن ایک درہم کے برابر کے سب مٹ چکا ہو گا۔ اس کی ایک ماں ہو گی۔ جس کے ساتھ وہ نیکی کرتا ہو گا۔ جب وہ خدا کی قسم کھاتا ہے۔ تو اس کو پوری کرتا ہے۔ اگر تم اس کی دعائے مغفرت لے سکنا تو لے لینا۔ اس لئے میرے لئے دعائے مغفرت فرمائیے!" یہ سن کر اویس نے حضرت عمر کے لئے دعا کی۔ پھر آپ نے ان سے پوچھا کہ اب کہاں کا قصد ہے۔ انہوں نے کہا کوفہ کا۔ حضرت عمر نے فرمایا۔ میں آپ کے متعلق وہاں کے عامل کے پاس لکھے دیتا ہوں۔ اویس نے کہا" اس کی ضرورت نہیں مجھے عوام کے زمرہ میں رہنا زیادہ پسند ہے۔"

اس واقعہ کے دوسرے سال کوفہ کا ایک معزز شخص حج کے لئے آیا۔ حضرت عمر نے اس سے اویس کا حال پوچھا۔ اس نے بتایا کہ وہ نہایت تنگ دست ہیں ایک بوسیدہ جھونپڑے میں رہتے ہیں۔ حضرت عمر نے اس سے اویس کے متعلق حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث بیان کی یہ شخص واپس جا کر اویس سے اپنے لئے دعائے مغفرت کا طالب ہوا۔ انہوں نے فرمایا کہ تم ابھی تازہ تازہ ایک مقدس سفر سے آرہے ہو۔ اس لئے تم میرے لئے دعا کرو۔ پھر پوچھا تم عمر سے ملے تھے۔ اس نے کہا ہاں، اس گفتگو کے بعد اویس نے اس شخص کے لئے دعائے مغفرت فرمائی۔ (بحوالہ کتاب الفضائل)

ملاقات حضرت ہرم بن حیان

ہرم بن حیان ایک صاحب دل تابعی ہیں۔ وہ بیان کرتے ہیں:۔

"میں اویس قرنی کی زیارت کی تمنا میں کوفہ گیا۔ اور تلاش کرتے کرتے فرات کے کنارے پہنچا۔ وہاں دیکھا کہ ایک شخص تنہا بیٹھا نصف النہار کے وقت وضو کر رہا ہے۔ اور کپڑے دھو رہا ہے۔ میں اویس کے اوصاف سن چکا تھا۔ اس لئے فوراً پہچان گیا۔ وہ ایک فربہ اندام اور سخت گندم گوں آدمی تھے۔ بدن پر بال زیادہ تھے۔ سر منڈا ہوا تھا۔ داڑھی گھنی تھی۔ بدن پر ایک صوف کا ازار اور ایک صوف کی چادر تھی۔ چہرہ بہت بڑا اور مہیب تھا۔ قریب پہنچ کر میں نے سلام کیا۔ اویس نے جواب دیا اور میری طرف دیکھ کر کہا۔ خدا تم کو زندہ رکھے۔ میں نے کہا، اویس تم پر خدا رحمت نازل کرے۔ اور تمہاری مغفرت فرمائے تمہارا کیا حال ہے۔ غایت محبت میں ان کی ظاہری حالت پر میرے آنسو نکل آئے۔ مجھے روتا دیکھ کر وہ بھی رونے لگے۔ اور مجھ سے فرمایا ہرم بن حیان! خدا تم پر رحم کرے۔ میرے بھائی تم کیسے ہو۔ تم کو میرا پتہ کس نے بتایا۔ میں نے کہا خدا نے، اس جواب پر انہوں نے فرمایا، لاالٰہ سبحان ربنا ان کان وعد ربنا لمفعولا میں سنائی۔ ہرم بن حیان کہتے ہیں کہ اس سے پہلے نہ کبھی میں نے ان کو دیکھا تھا۔ اور نہ انہوں نے مجھے دیکھا تھا۔ اس لئے میں نے ان سے پوچھا۔ آپ نے میرا اور میرے باپ کا نام کیسے جان لیا۔ خدا کی قسم آج سے پہلے کبھی میں نے آپ کو نہ دیکھا تھا۔ فرمایا علیم وخبیر نے مجھے بتایا۔ جب تمہارے نفس نے میرے نفس سے باتیں کیں۔ اسی وقت میری روح نے تمہارے روح کو پہچان لیا۔ زندہ اور چلتے پھرتے لوگوں کی طرح روحوں کے بھی جان ہوتی ہے۔ مؤمنین خواہ کبھی آپس میں نہ ملے ہوں۔ اور نہ ان میں کوئی تعارف ہو اور نہ باتیں کرنے کا اتفاق ہوا ہو۔ لیکن وہ سب ایک دوسرے کو پہچانتے ہیں۔ اور خدا کی روح کے وسیلہ سے باتیں کرتے ہیں۔ خواہ وہ ایک دوسرے سے کتنے ہی دور کیوں نہ ہوں۔

میں نے درخواست کی کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کوئی حدیث سنایئے۔ تاکہ میں آپ کی زبان سے سن کر اس کو یاد کر لوں فرمایا میں نے نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پایا اور نہ آپ کی صحبت سے بہرہ ور ہوا۔ البتہ آپ کے دیکھنے والوں کو دیکھا ہے۔ اور تم لوگوں کی طرح مجھے بھی آپ کی حدیثیں پہنچی ہیں۔ لیکن میں اپنے لئے یہ دروازہ کھولنا نہیں چاہتا۔ کہ محدث۔ فلسفی یا مفتی بنوں۔

ہرم بن حیان! مجھے خود اپنے نفس کے بہت سے کام ہیں۔ یہ جواب سن کر میں نے عرض کیا۔ کہ پھر قرآن ہی کی کچھ آیات سنا دیجئے! مجھے آپ کی زبان سے قرآن سننے کی خواہش ہے۔ میں خدا کے لئے آپ کو محبوب رکھتا ہوں۔ میرے لئے دعا فرمایئے۔ اور کچھ وصیتیں کیجئے۔ تاکہ میں ان کو ہمیشہ یاد رکھوں۔ میری درخواست سن کر میرا ہاتھ پکڑ لیا اور اعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطٰن الرجیم۔ پڑھ کر چیخ مار کر رونے لگے۔ اور فرمایا میرے رب کا ذکر بلند ہے۔ سب سے زیادہ اچھا کلام اس کا کلام ہے۔ یہ کلمات فرما کر ما خلقنا السموٰت والارض سے ھو العزیز الرحیم تک تلاوت کر کے چیخ

مار کر ایسے خاموش ہوئے۔ کہ میں سمجھا بے ہوش ہو گئے۔ پھر مجھ سے فرمایا حرم بن حیان تمہارے باپ مر چکے۔ عنقریب تم کو بھی مرنا ہے۔ ابو حیان مر چکے ان کے لئے یا جنت ہے یا دوزخ۔ ابن حیان! آدم مر گئے۔ حوا مر گئیں۔ ابن حیان! نوح اور ابراہیم خلیل الرحمن مر گئے۔ ابن حیان، موسیٰ نجی الرحمان مر گئے۔ ابن حیان! داوٗد خلیفتہ الرحمن مر گئے۔ ابن حیان! محمد رسول الرحمن مر گئے۔ ابن حیان! ابوبکر خلیفتہ المسلمین مر گئے۔ ابن حیان! میرے بھائی عمر بن الخطاب مر گئے۔ یہ کہہ کر واعمراہ کا نعرہ لگایا۔ اور ان کے لئے رحمت کی دعا کی۔ حضرت عمر فاروق اس وقت زندہ تھے۔ اور ان کی خلافت کا آخری زمانہ تھا۔ اس لئے میں نے کہا خدا آپ پر رحم کرے۔ عمر بن الخطاب تو زندہ ہیں۔ فرمایا ناں۔! جو کچھ میں نے کہا ہے۔ اگر تم اس کو سمجھو۔ تو خود جان جاؤ گے۔ ہمارا تمہارا شمار مردوں ہی میں ہے۔ ہونے والی بات ہو چکی۔ اسکے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجا۔ اور چند مختصر دعائیں پڑھ کر کہا ہرم بن حیان یہ کتاب اللہ، صلحائے امت کی ملاقات، اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود وسلام میری وصیت ہے۔ میں نے اپنی خبر موت دی۔ اور تمہاری خبر موت دی۔ آئندہ ہمیشہ موت کو یاد رکھنا۔ اور ایک لمحہ کے لئے بھی اس سے غافل نہ ہونا۔ واپس جا کر اپنی قوم کو ڈرانا۔ اور اپنے ہم مذہبوں کو نصیحت کرنا۔ اور اپنے نفس کے لئے کوشش کرنا خبردار جماعت کا ساتھ نہ چھوڑنا۔ ایسا نہ ہو کہ بے خبری میں تمہارا دین چھوٹ جائے۔ اور قیامت میں تم کو آتش دوزخ کا سامنا ہو۔ پھر فرمایا خدایا اس شخص کا گمان ہے کہ وہ تیرے لئے مجھ سے محبت کرتا ہے۔ اور تیرے لئے مجھ سے ملاقات کی۔ اس لئے خدایا جنت میں۔ اس کا چہرا مجھے پہنچوانا اور اپنے گھر دارالسلام میں مجھے ان سے ملانا۔ وہ دنیا میں جہاں کہیں بھی رہے۔ اس کو اپنے حفظ وامان میں رکھ۔ اس کی کھیتی باڑی کو اس کے قبضہ میں رہنے دے۔ یہ دعائیں دیکر مجھ سے خطاب فرمایا۔ کہ ہرم بن حیان اب میں تم کو خدا کے سپرد کرتا ہوں اچھا سلام علیک ورحمتہ اللہ۔ اب تم کو آج سے نہ دیکھوں، میں شہرت، ناپسند کرتا ہوں۔ اور تنہائی اور عزلت کو دوست رکھتا ہوں۔ جب تک میں دنیا میں لوگوں کے ساتھ زندہ رہونگا۔ انتہائی غم والم میں مبتلا رہونگا۔ اس لئے آئندہ نہ تم مجھے پوچھنا۔ اور نہ تلاش کرنا۔ تمہاری یاد میرے دل میں ہمیشہ رہے گی۔ لیکن اس کے بعد نہ میں تم کو دیکھوں گا اور نہ تم مجھ کو دیکھ سکو گے۔ مجھے یاد کرتے رہنا اور میرے لئے دعائے خیر کرنا۔ میں بھی انشاء اللہ تم کو یاد اور تمہارے لئے دعائے خیر کرتا رہونگا۔

مؤمنین اہل سنت و جماعت کیلئے ایک عظیم علمی تحفہ

کتاب نمازِ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم جس میں

• مسائل قرآن مجید، احادیث مبارکہ اور آثار صحابہؓ سے مدلل۔
• پیغمبر عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی عملی نماز کی واضح تصویر
• مستند ماخذ، علمی سرمایہ، عام فہم اندازِ بیان۔
• دلکش ترتیب۔
• اُردو خواں حضرات کیلئے مدنی تحفہ جس کی افادیت مسلّمہ ہے۔
• امام ابو حنیفہؒ کی علمی عظمت، فلسفیانہ اندازِ استدلال اور سنت سے والہانہ وابستگی کی ایک جھلک۔

تالیف: الشیخ محمد الیاس فیصل مدینہ منورہ

تقدیم: الشیخ محمد شفیق اسعد

ہر اچھے بک سٹال سے یا براہِ راست ہم سے طلب کریں

سُنّی پبلی کیشنز
پوسٹ بکس نمبر ۶۶، لاہور

قیمت ۵۱/۰۰ روپے